اسلامی تعصّب اور مغربی اقوام کی دسیسہ کاریاں

علّامہ جمال الدین افغانی کا

ایک اہم مقالہ

(ترجمہ عبدالرحمٰن گوہڑوی)

(۲)

عصبیت دینی کے خلاف مہم چلانے کا پس منظر! اہل یورپ بالیقین جانتے ہیں کہ تمام مسلمان خواہ وہ کسی خطے سے تعلق رکھتا ہو ان کا باہمی تعلق "رابطۂ دینی" اور مذہبی اشتراک کا مرہونِ منت ہے۔ جس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک مسلک میں منسلک کر رکھا ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ان کی طاقت کا راز اسی دینی تعصب میں مضمر ہے۔ اس لئے اسلامی ممالک پر دوامی قبضہ جمانے کی خاطر مسلمانوں کی عصبیت دینی اور راسخ الاعتقادی کے مضبوط دھاگے کو تار تار کرنے، ان میں تشتت و انتشار کی جگہ آگ پھیلانے، اور ان کے اس مضبوط رشتہ میں رخنے ڈالنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں ——! وہ یہ طے کئے بیٹھے ہیں کہ ان کے مقصد کے حصول کے لئے سب سے قوی ترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کے اس رابطہ اتحاد کو کمزور کرکے بالآخر اسے کلیتہً تحلیل کر دیں! چونکہ یورپین سیاستدان اس حقیقت سے بے خبر نہیں کہ مسلم قوم کا اتحاد و اتفاق، جنس، ملک اور زبان کی بنا پر نہیں بلکہ دین و مذہب کے مقدس رابطہ نے ان کے شیرازہ جمعیت کو مضبوط و مستحکم بنا رکھا ہے لہٰذا اسی شیرازہ کو بکھیر دینا ہی ان پر فتح پانے کا ذریعہ ہے۔ اور درحقیقت وہ اپنی اس قسم کے زہریلے پروپیگنڈا کے بل بوتے پر

بعض ممالک اسلامیہ پر کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن افسوس ان کم فہم اور بے وقوف مسلمانوں پر آتا ہے۔ جنہوں نے اس خبیث الاثر پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اپنے ذہن میں یہ خیال جما لیا۔ کہ "دینی تعصب" ایک قابلِ نفرت جذبہ ہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے اس قابلِ احترام دینی جذبے کو خیرباد کہہ دینے کے بعد اس کی بجائے وہ اس جذبے ——— قومیت یا حب الوطنی ——— سے بھی تو عاری ہیں جس کے گن گاتے اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ یعنی "اصل" اور "نقل" دونوں کو ترک کر کے ذہنی انارکی کا شکار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا وصف ذکر فرمایا ہے۔ مذبذبین بین ذلک لا الی ھٰؤلاء ولا الی ھٰؤلاء ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا۔ (۴ : ۱۴۳)

ان لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے لئے کوئی مسکن و ماوی تیار کئے بغیر اپنے مکان کو مسمار کر ڈالے۔ ظاہر ہے اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ بیابان میں سرگرداں، باد و باراں کا شکار اور سردی و گرمی کی تمام مصیبتوں سے دوچار ہوگا ———!

ہندوستان کی مثال! اس کی ایک مثال (غیر منقسم) ہندوستان میں دیکھی جا سکتی ہے۔ کہ جب عیسائیوں کی انگریزی حکومت نے مغلوں سے اسے چھینا تو ان کو یقین تھا کہ مسلمانوں کے دلوں میں ابھی تک حکومت کا خیال تازہ ہے کہ سلطنت سے بے دخل ہوتے انہیں زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ پھر ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ ان کے اندر دینی اعتقادات میں پختگی اور مذہبی تعلیم کی وجہ سے اس قدر سپرٹ اور جذبہ موجود ہے کہ جب بھی ان کو موقع ملا اپنی مسلوبہ حکومت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ قوموں کے اجتماعی فلسفۂ حیات کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر بھی پہنچ گئے۔ کہ مسلمانوں کی حیات ملی، رابطۂ دینیہ سے مربوط ہے۔ جب تک وہ اسلامی تعلیمات پر سختی سے قائم ہیں۔ اس وقت تک یہ خطرہ ضرور رہے گا کہ کسی بھی وقت اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکیں!

نیچریوں[1] کی خدمات! چنانچہ مسلمانوں کے دلوں سے حمیت دینی کو زائل کرنے کے لئے

[1] جناب سر سید احمد خاں دہلوی ثم علی گڑھی ——— جو ان "خدمات" کے عوض "سر" خطاب پا کر سر سید کہلائے ——— اور

چند لوگوں کو منتخب کیا گیا۔ جو بظاہر مسلمان تھے۔ لباس مسلمانوں کا رکھتے تھے۔ لیکن ان کے سینے کینہ ونفاق، ان کے دل الحاد و زندقت سے بھرے ہوئے تھے —— یہی گروہ ہندوستان میں نیچری کہلاتا ہے —— انگریزوں نے اس ٹولے سے خوب کام لیا۔ ان کے ذریعہ مسلمانوں کے عقائد[1] پر ڈاکہ ڈالا۔ ان سے دینی روح سلب کرنے کی مہم چلائی گئی۔ ان کی غیرت ایمانی کو ٹھنڈا کرنے کے جتن کئے گئے۔ تاکہ ان کا شیرازہ بکھر جائے۔ ان کے دینی و مذہبی علائق تار تار کر دیئے جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک طرف علی گڑھ میں ان کو کالج بنا کر دیا گیا (جسے بعد میں یونیورسٹی کی شکل دے دی گئی) تو دوسری طرف ایک رسالہ[2] نکالنے کا بندوبست کر دیا گیا۔ تاکہ وہ ان باطل افکار و نظریات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر سکیں۔ جن سے نئی پود کے مسلمانوں کے عقائد متزلزل ہو کر ان کے اسلاف سے ان کا تعلق منقطع[3] ہو سکے ۔!

مقصد اس سے یہ تھا کہ مسلمانوں کے رابطۂ اتحاد کو توڑ کر انگریز اطمینان کی نیند سوئیں ——!

اس کارکردگی کے صلے میں دولت برطانیہ نے چند تماشی مراعات دیں اور حقیر عہدے دے کر ان کو اپنا مقرب بنا لیا۔ جس پر وہ سادہ لوح لٹو ہو گئے ——!

تعس من یبیع ملتہ بلقمتہ و ذمتہ برذال العیش

"یعنی تف ہے ان لوگوں پر جنہوں نے پیٹ کی خاطر ملت کا سودا کیا اور اپنی پست حیوانی زندگی پر ملی ذمہ داریاں قربان کر دیں ——!"

اس کامیاب تجربے سے استفادہ! یورپین حکومتوں نے اپنے اس اسلوب سیاست کو تجربہ کے بعد بہت ہی مفید پایا۔ چنانچہ اس قسم کے جال انہوں نے ممالک —— مصر، عرب یمن اور اب پاکستان وغیرہ —— میں پھیلا دیئے —— اور ہر جگہ کے سرمایہ دار، جاگیر دار

---

[1] مثلاً وحی الٰہی حدیث نبوی، رسالت محمدی، معجزات، ملائکہ وغیرہ جس کا نمونہ ادارہ ثقافت لاہور کے لٹریچر میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے (مترجم) [2] یعنی سرسید کا ماہواری رسالہ تہذیب الاخلاق جس میں عموماً ان ہی عقائد و اعمال کو زیر بحث لایا جاتا تھا جو مسلمانوں میں تیرہ سو سال سے متفق چلے آرہے تھے تاکہ ان میں شک پیدا کر کے الحاد کی راہ ہموار کی جا سکے (مترجم) [3] پاکستان کے برسر اقتدار طبقے نے بھی ان ہی مقاصد کے لئے ادارہ ثقافت اسلامیہ بنا دیا ہے جن کا [illegible]

نئے تعلیم یافتہ اور تمدن جدید کے دلدادہ طبقے اس دام تزویر میں پھنس کر رہ گئے اور یہی لوگ ان کے آلۂ کار بن گئے ــــ!

سادہ حضرات کی سادہ لوحی! لیکن تعجب ہمیں ان نیچری اور لادینی ذہن رکھنے والے حضرات پر نہیں۔ جو بظاہر لبادہ اسلام کا اوڑھے ہوئے ہیں کہ وہ ان کے اہواء باطلہ کی طرف کیوں مائل ہیں۔ بلکہ ان سادہ لوح مسلمانوں پر ہوتا ہے جو اپنے عقائد پر قائم ہونے کے باوجود بعض دفعہ اسی غلط رو میں بہہ نکلتے ہیں۔ اور وہ بھی "حمیّت دینی" اور غیرتِ ایمانی کو "مذموم تعصب" سمجھ کر اس کی مذمت کرتے۔ اس سے عام لوگوں کو نفرت دلاتے اور اس کو تہذیب و تمدن کے راستے میں حائل خیال کرتے ہیں ــــ!

افسوس! وہ اتنی بات نہیں سمجھ پاتے کہ اس طرح وہ اپنے ہی اتحاد و اتفاق پر کلہاڑی چلاتے اور وہ نادانستہ زنادقہ کے آلۂ کار بن کر اپنے ہاتھوں اپنا گھر ڈھا رہے ہیں ــــ! وہ تعصب ہی کو محو نہیں کر رہے بلکہ ملتِ اسلامیہ کو بھی مٹانے کے درپے ہو رہے ہیں۔ اور وہ اپنی مسلمان قوم کو اغیار کے رحم و کرم پر چھوڑ رہے ہیں۔ کہ وہ اسے گیند کی طرح حسبِ منشا لڑھکاتے رہیں۔

خود میاں فضیحت! اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ اقوامِ مغرب، مشرقی ممالک میں تو تعصب مذہبی سے نفرت دلانے اور اس کے نقائص بیان کرتے میں کسی قسم کی جھجک اور شرم محسوس نہیں کرتے اور ان افکار کی توسیع اشاعت میں ہر جائز و ناجائز ذریعہ استعمال کرتے ہیں ــــ لیکن خود اپنا یہ حال ہے کہ اتنی ہی سختی اور شدت سے اپنے مذہبی تعصب پر قائم و دائم ہیں۔ بلکہ ان کی سیاسی حکمت عملی کی بنیاد اساسی یہ ہے کہ اپنے مبلغین یعنی مسیحی مشنریوں کی ہر طرح اعانت، مساعدت اور حمایت و نصرت کی جائے۔ اور ان کے تبلیغی مشن کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ پھر اگر مشرقی ممالک کے کسی کونے میں بھی کوئی ادنیٰ سا اتفاقیہ واقعہ عیسائیوں کو پیش آ جائے جس کا وقوع اجتماعات بشریہ میں کوئی غیر معمولی نہیں ہوتا۔ تو یہ چیختے ہیں چلاتے ہیں۔ ایک ہنگامہ برپا کر دیتے ہیں۔ ان تمدن و تہذیب کے اجارہ داروں کا ہر فرد اس کا انتقام لینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے تدارک کے لئے فوجوں کی نقل و حرکت عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ ہے ان کے اپنے

رابطہ دینیہ کی حالت ——! پھر خدا جانے کس زبان سے تعصب دینی سے نفرت دلاتے اور اس کی مذمت کرنے کا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بلحاظ قومیت ان کی یہ حالت ہے کہ ان کے اندر آپس میں عناد و دشمنی، بغض و عداوت اور کینہ و حسد اس قدر موجود ہے کہ ایک دوسرے کو ایک آنکھ نہیں دیکھنا گوارا کرتے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کو زیر کرنے، اس پر چڑھ دوڑنے کے خواب دیکھتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کب اپنے حریف کی سلطنت کو منارہ عروج سے گرا کر ذلت و پستی کے گڑھے میں لا پھینکیں۔ لیکن اگر دنیا کے کسی کونے اور کسی گوشے میں ان کے مذہب کو گزند پہنچے تو پھر یہ تمام مغربی قومیں عیسائی حمیت مذہبی کی بنا پر —— اگرچہ ان میں بلحاظ قومیت کوئی علاقہ اور کوئی نسبت نہ بھی موجود ہو —— متحد و متفق ہوکر اپنے تمام قوائے حربیہ و سیاسیہ کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے میں دریغ نہیں کرتے![1] بخلاف اس کے اگر دنیا کے تمام وہ لوگ جن کا مذہب و نسل میں ان سے تعلق نہ ہو، یا ان سے مخالفت رکھتے ہو کتنی ہی بڑی سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں بلکہ زمین ان کے خون سے لالہ زار ہو جائے تو بھی ان کی رگِ انسانیت حرکت میں نہیں آتی۔ اور نہ ہی ان میں ان کی ہمدردی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ مذہبی معاونت و مساعدت سے قطع نظر فطری تقاضوں کے پیشِ نظر انسان کا انسان پر شفقت و ترحم اور اس کی ہمدردی پر مائل ہونا اولین فرض ہے۔ اور یہ ہیں کہ ایسے موقعے پر غیر جانبداری کا ڈھونگ رچا کر ایک طرف ہو جاتے ہیں اور دور ہی سے ان کی خونریزی کا تماشہ دیکھتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سے مذہبا مخالف لوگ ان کے نزدیک چوپائے اور جانور سے بھی بدتر ہیں! اور انسانیت کا دائرہ صرف اپنے ہم مذہبوں پر محدود سمجھتے ہیں ——!

لامذہب عیسائیوں کا تعصب پھر عجیب معاملہ ہے کہ تعصب میں یہ صلابت و خشونت

[1] بلکہ ان کی کسی سلطنت کو کسی نقصان کا ہونی خطرہ بھی ہو تو وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں سب متحد ہو جاتے ہیں۔ الجزائر کا معاملہ سب کے سامنے ہے کہ کس طرح کئی سال سے وہاں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے مگر وہاں سے مسلمانوں کو بلیامیٹ کرنے میں سب عیسائی حکومتیں متحد ہیں! (مترجم) [2] دیکھئے کشمیر کے معاملہ میں امریکہ اور برطانیہ کا عیسائی حکومتوں کا ... جانبدارانہ (مترجم)